سوال

(371)ناناکی وراثت سے نواسی کا حصہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص کی وفات کے وقت اس کے تین بھتیجے اور ایک نواسی زندہ تھی، وراثت اس کے بھتیجوں کو مل گئی، کافی عرصہ بعد اس کی نواسی نے عدالت میں دعویٰ کر دیا ہے کہ نانا کی وراثت میں اس کا برابر کا حق ہے، قرآن وحدیث کے مطابق بتایا جائے کہ نواسی کو کچھ حصہ ملتا ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن کریم کے ضابطہ وراثت کے مطابق میت کی جائیداد کے سب سے پہلے حقدار وہ ورثاء ہیں جن کے حصص قرآن یا حدیث میں مقرر ہیں۔ جنہیں اصحاب الفروض کہا جاتا ہے۔ ان سے بچا ہوا ترکہ عصبات کو ملتا ہے، صورت مسؤلہ میں نواسی نہ تو اصحاب الفروض سے ہے اور نہ ہی عصبات میں اس کا شمار ہوتا ہے بلکہ نواسی ذوالارحام میں شامل ہے جو اصحاب الفروض اور عصبات کی عدم موجودگی میں وارث ہوتے ہیں، مرحوم کی وفات کے وقت اس کے بھتیجے زندہ تھے۔ ایسے حالات میں اس کی جائیداد کے وہ وارث ہیں کیونکہ ان کا شمار عصبات میں ہوتا ہے۔ ان کی موجودگی میں نواسی محروم ہے لہٰذا اس کا عدالت میں دعویٰ کرنا درست نہیں ہے۔ اور نہ ہی اسے مرحوم کی بیٹی کے قائم مقام سمجھ کر وراثت کا حقدار قرار دیا جاسکتا ہے، حدیث میں ہے کہ حصے داروں کو حصہ دینے کے بعد میت کے قریبی مذکر رشتہ دار وارث بنتے ہیں۔

اس حدیث کے پیش نظر بھتیجے قریبی مذکر رشتہ دار ہیں جو وراثت کے حقدار ہوں گے نواسی ان میں شامل نہیں ہے اس بنا پر نانا کی جائیداد سے اس کا کوئی حق نہیں بنتا۔ (واللہ اعلم)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:319

محدث فتویٰ